REGD. No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۹۷۹

إنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

جمعرات ۱۲ صفر المظفر ۱۳۷۰ھ

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تین پونڈ ... چندہ پاکستان سالانہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳۸/۴ | ۲۳ نبوت ۱۳۲۹ھش ۲۳ نومبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۶۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ نومبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج کھانسی زیادہ ہے۔ ربوہ ۲۰ نومبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج کھانسی زیادہ ہے اور سینہ میں درد بھی ہے احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں

لاہور ۲۲ نومبر۔ نواب عبداللہ خان صاحب کو آج شام سے پھر ضعف کی شکایت ہے بلڈ پریشر بڑھ جانے کی وجہ سے پسینے اور کمزوری بڑھ گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

دو مجاہدینِ اسلام کی ہالینڈ کو روانگی!

چنیوٹ ۲۲ نومبر چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التبشیر نے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار ارسال کی ہے:

مولوی غلام احمد صاحب بشیر اور مولوی ابوبکر صاحب آج لاہور پہنچ رہے ہیں یہ دونوں مجاہد جمعرات کو پاکستان میل کے ذریعے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں سے فریضہ اعلائے کلمۃ الحق کی انجام دہی کیلئے بذریعہ ہوائی جہاز ہالینڈ روانہ ہوں گے؛

مصر کے تین (۳) بڑے شہروں قاہرہ سکندریہ اور پورٹ سعید میں ہنگامی صورت پیدا ہو جانے کا اعلان کر دیا گیا

قاہرہ ۲۲ نومبر حکومت برطانیہ کے نہر سویز سے برطانوی فوجیں ہٹانے سے متعلقہ مصری مطالبے کو مسترد کر دینے سے مصر کے ہزاروں طلبہ جو سرگرم مظاہرے کر رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر احتیاطی اقدامات کے طور پر حکومت مصر نے قاہرہ۔ پورٹ سعید۔ اور سکندریہ کے شہروں میں ہنگامی صورت حالات کے پیدا ہو جانے کا اعلان کر دیا ہے۔ آج بارہ ہزار کے قریب طلبہ فواد الاول یونیورسٹی میں جمع ہو کر "برطانوی سامراج۔ مردہ باد" کے نعرے لگاتے رہے۔ وفد پارٹی کے ایک اخبار المصری نے حکومت مصر کو برطانیہ سے کاملاً بائیکاٹ کرنے کی تلقین کی ہے۔ ادھر حکومت نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ قومی مفادات کے پیش نظر جو بھی اہم اقدامات کرنے ضروری ہوں گے کئے جائیں گے۔ حکومت نے طلبہ کو بھی پر سکون رہنے کی تلقین کی۔

مختصرات

قاہرہ ۲۲ نومبر۔ مصر کے نئے سفیر پاکستان عبدالوہاب عظام بے کے حالیہ بیانات کے خلاف مصر میں ہندوستانی سفیر نے احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان بیانات سے مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر کے سلسلے میں مصر پاکستان کی حمایت کرتا ہے۔ (سٹار نیوز ایجنسی)

بغداد ۲۲ نومبر۔ طہران کے ایک رسالے کی اطلاع کے مطابق شاہ ایران کا عراق اور اردن کا مجوزہ دورہ اس سال عمل میں نہیں آئے گا۔ ایک اور خبر کے مطابق شاہ ایران کی حکومت نے تمام غیر ملکی یہودیوں کو نکالنے کا فیصلہ کیا ہے؛

مانچسٹر ۲۲ نومبر۔ لنکا شائر کی روئی کی کمپنیاں مصری حکومت کی اس پابندی کے خلاف احتجاج کرنے والی ہیں۔ کہ تار کی خبروں میں کوڈ استعمال نہ کئے جائیں۔

لندن ۲۲ نومبر۔ آزاد مزدور جماعتوں کی بین الاقوامی کانفیڈریشن کے انتظامیہ بورڈ کے سہ روزہ اجلاس میں پاکستان کی یہ درخواست منظور ہو گئی کہ اسے بین الاقوامی ادارے سے ملحق کر لیا جائے۔

رکسول ۲۲ نومبر۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق بیر گنج کا نظام فوجی حکومت نے سنبھال لیا ہے۔ یہاں فوجی نظام اس وقت تک رہے گا۔ جب تک حالات معمول پر نہ آجائیں

پشاور ۲۲ نومبر۔ کمیونسٹ چین کے حکام نے پاکستان کو سنکیانگ میں اپنا قونصل خانہ قائم رکھنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور چونکہ ہندوستان کو بھی اس قسم کی اجازت نہیں ملی۔ اس لئے کرنل محمد صادق کاشغر سے اور کرنل سیٹھی بھی واپس پاکستان و ہندوستان آرہے ہیں۔

ڈھاکہ ۲۲ نومبر۔ آج یہاں ماہی گیری کے بین الاقوامی ماہرین نے مشرقی پاکستان کی ماہی گیری کا مستقبل شاندار بتایا ہے

دولتِ مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

خان لیاقت نے دعوت قبول کر لی!

کراچی ۲۲ نومبر۔ آج وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ایٹلی نے اعلان کیا۔ کہ آئندہ سال ۴ جنوری کو لندن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس شروع ہو گی جو دس دن تک جاری رہے گی۔ اس میں وزرائے اعظم پورے بین الاقوامی حالات کا جائزہ لیں گے جن کا دولت مشترکہ سے خاص تعلق ہے۔ کانفرنس کے رسمی ایجنڈے کا کوئی اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ غیر رسمی نوعیت کی ہی ہو گی۔ اور اس میں کوشش کی جائے گی کہ وزرائے اعظم کو ذاتی حیثیت سے تبادلہ خیالات کا موقع ملے۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان کی اطلاع کے مطابق وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے یہ دعوت قبول کر لی ہے۔ یاد رہے اس سے پہلی کانفرنس اپریل ۱۹۴۹ء میں ہوئی تھی۔

سڈنی ۲۲ نومبر۔ آسٹریلوی حکومت کے ایک ترجمان نے آج ایک بیان میں کہا ہم مصری مطالبات کے متعلق برطانوی فیصلے کو درست تسلیم کرتے ہیں؛

غیر مسلموں کے تین چوتھائی مطالبوں کا جائزہ ختم

لاہور ۲۲ نومبر۔ آج لاہور میں کراپرٹی امانتوں اور دیگر دعاوی سے متعلقہ بین المملکتی کانفرنس ۹ دن کے بعد ختم ہو گئی اس میں غیر مسلموں کے تقریباً ۳/۴ دعاوی کا جائزہ لیا جا سکا۔ کانفرنس نے چک نمبر ۱۱۰ کی انجمن امداد باہمی کو خالص مسلم ادارہ قرار دے دیا۔ اس انجمن کا کل سرمایہ سات لاکھ روپے ہے؛ پنجاب کے محکمہ امداد باہمی کے حکام اگلے مہینے کے وسط میں مسلمانوں کے اسی قسم کے دعاوی کی جانچ پڑتال کے لئے جالندھر جائیں گے۔

جنگِ کوریا

ٹوکیو ۲۲ نومبر۔ جنوبی کوریا کی فوجیں آج سائبیرین سرحد پر پہنچ گئیں۔ اور دوسری طرف مانچورین سرحد سے صرف دس میل کے فاصلے پر رہ گئیں۔ امریکن بم بار آج سارا دن آگ برسانے میں مصروف رہے۔ اور اقوام متحدہ کی ساتویں ڈویژن کمیونسٹوں سے برسر پیکار رہی۔ آج اس نے پینسولا کے شمال مشرق میں ایک شہر ہائی سان جن پر قبضہ کر لیا۔ ایک اطلاع کے مطابق چینی فوجیں دھڑا دھڑ اس علاقے میں گھس رہی ہیں۔

چیف سیکرٹریوں کی کانفرنس کا اہم فیصلہ

کلکتہ ۲۲ نومبر۔ مشرقی اور مغربی بنگال اور آسام کے چیف سیکرٹریوں کی دو روزہ کانفرنس ختم ہو گئی۔ اس کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ گذشتہ فسادات کے ایام میں مشرقی اور مغربی بنگال کے علاقوں میں جو جبراً تبدیلیٔ مذہب کی وارداتیں ہوئی ہیں انہیں غیر قانونی قرار دیا جائے۔ اس کے علاوہ مشرقی بنگال اور تری پورہ کی ریاست کی حکومتوں نے فیصلہ کیا۔ کہ سرحدات کے تعین کے لئے دونوں طرف کے لینڈ ریکارڈ کے ڈائرکٹر اپنا کام شروع کر دیں؛

کراچی ——— ۲۲ نومبر

★ تپ دق کے ٹیکے لگانے کے سلسلے میں جو بین الاقوامی کام ہو رہا ہے اور اب تک لاکھوں افراد کو اس موذی مرض سے بچاؤ کا ٹیکہ کر چکی ہے۔ اس کا قیام اگلے سال کے وسط تک بڑھا دیا گیا ہے۔

★ ایک سرکاری اعلان میں ایک اخبار کی اس خبر کو غلط بتایا گیا ہے کہ خان ممدوٹ نے کسی پرائیویٹ تقریب میں گورنر سندھ سے پرائیویٹ طور پر پنجاب کی سیاسی صورت حالات پر بات چیت کی تھی۔

★ جمعیۃ العلماء پاکستان کے صدر مولوی عبدالحامد بدایونی نے ایک بیان میں مجلس دستور ساز کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا ہے کہ اس نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ پر بحث کو ملتوی کر کے عوام کی آراء طلب کی ہیں۔ اور خان لیاقت کی سربراہی کر رہا ہے

★ ٹڈی دل کی روک تھام کے لئے کل کوئٹہ میں ایک اہم کانفرنس ہو گی۔ ۲۷ نومبر کو یہاں ادویات سے متعلقہ فنی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ہو گا۔

★ ایک سرکاری اعلان میں اس خبر کی بھی تردید کی گئی ہے۔ کہ کاشغر سے پاکستانی قونصل واپس آرہے ہیں۔

★ بیگم رعنا لیاقت علی خان نے آج سول ہسپتال کو دو ریڈیو سیٹ پیش کئے۔

★ پاکستان میں روسی سفیر کی بیگم نے آج کاٹیج انڈسٹری اور رعنا انڈسٹریل ہوم کا معائنہ کیا۔

★ کراچی مسلم لیگ کی انتخابی کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ مزید ممبر شپ کی مہم ختم کر دی جائے۔ کونسل کے ۱۵۴ ارکان ہوں جن میں سے تین عورتیں ہوں اور صدر کراچی لیگ کو پانچ رکن نامزد کرنے کا اختیار حاصل ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاست جموں و کشمیر میں جلد از جلد آزادانہ استصواب کرایا جائے!

کوئینز لینڈ ۲۲ نومبر۔ آسٹریلیا میں کوئینز لینڈ کے مسلمانوں نے سلامتی کونسل کو ایک تار دیا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر میں جلد از جلد آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب کرایا جائے۔ اور کشمیر کے لوگوں کو اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کرنے کے جمہوری حق سے ہرگز محروم نہ کیا جائے۔ تار میں اس امید کا اظہار کیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ اس امر کا خاص خیال رکھے گی۔ کہ اس ریاست کے مظلوم مسلمان باشندے اپنے اس جائز حق سے محروم نہ رہنے پائیں۔

ہند چینی کی جنگ میں چینی مداخلت کے آثار

ہنوئی ۲۲ نومبر۔ چینی ریڈیو نے چینی عوام کو ہند چینی کی جنگ میں مداخلت کیلئے تیار کرنے کی غرض سے اپنے پراپیگنڈے کی مہم تیز تر کر دی ہے۔ فرانسیسی فوج بالواسطہ شرکت کے متعلق بیان دے چکی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ چین کے صوبہ یونان میں ویتنام کے اردگرد چینی کیمپوں میں ۱۰ ہزار ویٹ مِنہ سپاہی تربیت پا رہے ہیں۔ اس وقت یونان میں چینی اشتراکی فوج بڑی تعداد میں موجود ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ——— لاہور

۲۲ نومبر ۱۹۵۰ء

اسلام کی حفاظت کا سوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب سرور کائنات خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کی سرزمین میں حق کی صدا بلند کی تو کفر بھی اسے دبانے کے لئے چاروں طرف سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پہلے تو تمسخر اڑایا گیا۔ لیکن جب کچھ سعید روحوں نے لبیک کہا تو کفار نے ایک طرف تو ان ایمان لانے والوں کو جن میں سے اکثر غربا تھے ستانا اور ان کو طرح طرح کی اذیتیں دینا شروع کر دیا اور دوسری طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام قسم کا معاشی اور معاشرتی دباؤ ڈالنے کے علاوہ ہر طرح سے آپؐ کے راستہ میں روڑے اٹکانے لگے۔ جہاں آپ جاتے آپؐ کے پیچھے لگ جاتے جس کو آپ تلقین ہدایت کرتے اسے کہتے کہ اس کی نہ سنو یہ نعوذ باللہ دیوانہ ہے۔ آپ خطاب کرتے تو تالیاں پیٹی جاتیں شور وغوغا برپا کیا جاتا۔ آپ قرآن کریم پڑھتے تو اس میں اپنی باتیں ڈالنے کی کوشش کی جاتی۔ سیٹیاں بجائی جاتیں۔ الغرض کوئی طریق نہ تھا جو حق کی آواز کو دبانے کے لئے انہوں نے استعمال نہ کیا۔

کفار مکہ خاص کر ان کے سربرآوردہ لوگ جن میں ابوجہل پیش پیش تھا۔ سمجھتے تھے کہ آپ ان کے آبائی مذہب کو مٹا دینا چاہتے ہیں اور اسی طرح قریش کی عصبیت کو تباہ کر دینا اور ان کی سوسائٹی کی جڑیں اکھاڑ دینا چاہتے ہیں۔ وہ جو کچھ کرتے اسکو دین ابراہیمی سمجھتے تھے حالانکہ ان کے دلوں سے حنیفی دین کے نقوش صدیوں سے مٹ چکے ہوئے تھے اور وہ کھلم کھلا بت پرستی پر جم گئے تھے لیکن جو کچھ بھی ان کے پاس تھا وہ اسکو صحیح دین سمجھتے تھے اور ہر طرح سے اس کو بچانا چاہتے تھے لیکن جب بعض سعید روحوں نے اللہ تعالےٰ کے منادی کی آواز پر لبیک کہا تو وہ سخت جھنجھلا گئے انہوں نے اپنے دین کی حفاظت کے لئے ہر طرح کا طریق اختیار کیا۔ لوگوں کو آپ کی آواز سننے سے روکا آپؐ کے اثر کو روکنے کے لئے ہر انسانی تدبیر استعمال کی یہاں تک کہ انہوں نے دین آبائی کے نام پر تلوار بھی اٹھائی اور لوگوں کے ضمیروں پر اس کا پہرہ لگا دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکمل بائیکاٹ کیا آپؐ کے ساتھ راہ رسم رکھنے والوں تک کو ایذائیں دی گئیں۔ الغرض صد عن سبیل اللہ کا کوئی پہلو نہ چھوڑا۔

حقیقت یہ ہے کہ جھوٹ جھوٹ ہی ہوتا ہے اس کی جڑیں زمین سے گز بھر اونچی ہوتی ہیں۔ آواز حق کا ایک نعرہ اسکے تانا بانا کو درہم برہم کر دیتا ہے۔ لیکن جھوٹ کے پجاری جو جھوٹ کو صداقت سمجھ کر اختیار کئے ہوتے ہیں۔ جب دیکھتے ہیں کہ آواز حق جس کو وہ جھوٹ سمجھتے ہیں اپنا اثر کر رہی ہے اور قدرت ان کی تائید نہیں بلکہ مخالفت کر رہی ہے تو وہ اپنی انسانی تدابیر استعمال کرتے ہیں اور جس جس پہلو سے اور جس جس قوت کا ان کو یارا ہوتا ہے اسکو بروئے کار لا کر وہ حق پر حملہ کرتے ہیں۔ اور پورے پورے دنیاوی ہتھیار جو ان کی دسترس میں ہوتے ہیں استعمال کر کے چھوڑتے ہیں۔

اس کے خلاف حق اکیلا اور نہتا میدان میں نکلتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا فرستادہ جو ہدایت اور دین حق اپنے ساتھ لاتا ہے۔ وہ اس کو روشنی میں رکھ دیتا ہے اس کو پورا اعتماد ہوتا ہے کہ جو چیز وہ دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے یہ حق ہے۔ ناحق خواہ کسی طرح سے اس کا مقابلہ کرے۔ خواہ کتنا ہی پُر فریب لباس پہن کر آئے۔ خواہ وہ کتنا ہی چالبازیوں اور ایذاؤں اور دھمکیوں کا سازوسامان اپنے ہمراہ لائے۔ وہ میدان میں آکر اس سے ضرور ہزیمت کھائے گا۔ اس لئے اس کو کسی خدعہ کسی فریب کسی دنیاوی طاقت کا بھروسہ نہیں کرنا پڑتا۔ ناحق اپنی حفاظت کے لئے مضبوط سے مضبوط زرہ بکتر پہنے ہوتا ہے۔ فولادی خود سر پر سجائے ہوتا ہے۔ چمکتی ہوئی تلواروں کی باڑ اپنے گرد لگاتا ہے۔ مگر پھر بھی وہ حق کے مقابلہ میں جو بالکل نہتا ہوتا ہے بُری طرح شکست کھاتا ہے۔

ناحق جو کچھ سوچتا ہے مادی جسم کے نقطۂ نظر سے سوچتا ہے۔ اس کے اندازے سطحی ہوتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ جسم قابو میں آجائے۔ تو سب کچھ درست ہو جائے گا۔ اس لئے جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آوازِ حق اٹھائی تو کفر نے جلد از جلد انسانوں کے جسموں کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ اس نے کانوں میں روئی ٹھونس دی۔ اور آنکھوں کے آگے پردے ڈال دیئے۔ اور صدائے حق کو گلے میں گھونٹنے کی کوشش کی۔ جن سعید روحوں نے آواز سنی ان کے جسموں کے ٹکڑے اڑا دینے کی کوشش کی۔ ان کے جسموں کو درد و الم پہنچایا۔ مگر کیا حق رکا۔ کیا خدعہ فریب۔ تلوار کی باڑوں نے حق کو روک لیا۔ کیا حق کے نہتا پن حق کے تنہا ہونے اس کے بے سروسامان ہونے نے حق کو کوئی نقصان پہنچایا؟

جب اتنے سازوسامان کے باوجود اتنے اہتمام کے باوجود تلواروں کے باوجود باطل کو کفار مکہ نہتے حق کے مقابل میں سخت ہزیمت سے نہ بچا سکے۔ تو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حق اگر واقعی حق ہے تو اسکو اللہ تعالےٰ کی حفاظت کے سوا اپنی حفاظت کے لئے ناحق اور باطل کے مقابلہ میں کسی دنیاوی تیغ و تبر کسی دنیاوی فوج کسی دنیاوی سازوسامان کی قطعاً ضرورت نہیں کوئی دنیا کی عقلمندی کوئی دنیا کا فلسفہ کوئی دنیا کا جھوٹا دین کھلے میدان میں نکل کر حق کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کو کسی عقلمند کی عقل کسی دانشمند کی دانشمندی کسی فلسفی کے فلسفہ کسی تلوار کی تلوار کسی بمبار کی بمباری اپنی حفاظت کے لئے درکار نہیں ہے۔ نہ کسی بہادر کی بہادری اور نہ کسی حکومت کی فوجی طاقت یا قانونی حصار کی اسے ضرورت ہے۔

اسلام حق ہے یا نہیں؟ سوال یہ ہے کہ تم نے اسکو قبول کیا ہے یا نہیں؟ اگر قبول کیا ہے تو اسکو کھلے میدان میں لاؤ۔ آج اسلام اور باطل کی جنگ پھر ایک دفعہ کھلے میدان میں ہونی ہے۔ حق پھر نہتا اور بے سروسامان نکلے گا۔ باطل کے پاس دنیا کے تمام سازوسامان ہوں گے۔ آج پھر دنیا میں وہی معجزہ ہونے والا ہے۔ جو عرب کے ریگستان میں ہوا تھا۔ اس وقت تمام دنیاوی طاقتیں اس کے مقابل کھڑی ہو گئی تھیں۔ حق نہتا تھا۔ تنہا تھا۔ سادہ اور سیدھا تھا۔ اس میں کوئی بل پیچ نہیں تھا۔ اس کے پاس کوئی تلوار نہیں تھی۔

تلوار!

(باقی دیکھیں صد۸ پر)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ھُوَالنَّاصِرُ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام

جماعت احمدیہ کے نام

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ ہر جماعت میں جمعہ کے خطبہ سے پہلے امام اسے پڑھ کر سنایا کرے۔

(۱) آپ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سپرد اسلام کی آبیاری کا کام اللہ تعالےٰ نے کیا ہے۔

(۲) آپ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ساٹھ سال سے اس کام کو ہر قسم کی قربانی کر کے کیا ہے۔

(۳) آپ وہ ہیں جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا مثیل قرار دیا ہے۔

(۴) آپ وہ ہیں کہ جنہوں نے درجنوں ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے۔

(۵) آپ وہ ہیں کہ دشمن بھی آپ کے اس کام کی تعریف کرنے پر مجبور ہوتا چلا آیا ہے۔

(۶) آپ کے اس کام کی وجہ سے باوجود تھوڑا اور غریب ہونے کے لوگ آپکو بڑا اور امیر سمجھتے ہیں۔

(۷) آپ نے پندرہ سال اسلام کی خدمت کے لئے خاص بوجھ اٹھایا ہے۔

(۸) اب سولہویں سال میں کسی نہ کسی غفلت یا گناہ کی وجہ سے آپ کی قربانی میں ایک خطرناک کمی پیدا ہو گئی ہے

(۹) تبلیغ رک رہی ہے مشن بےکار ہو رہے ہیں مرکز معطل ہو رہا ہے۔

(۱۰) اسلام اور احمدیت کے سپاہیو! ابھی وقت ہے اٹھو اور اس عارضی غفلت کے پردوں کو چاک کر کے رکھ دو

(۱۱) تحریک جدید کے سولہویں اور چھٹے سال کے چندے فوراً ادا کر کے دنیا کو بتا دو کہ آپ اب بھی زندہ ہیں

(۱۲) میری جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں آپکا فرض ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ خاکسار: مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند تازہ رؤیا و کشوف

فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

(۱)

فرمایا:-

میں نے کوئٹہ کے سفر کے آخری ایام میں دیکھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی سات صفات کا علم دیا ہے۔ ان کے ظاہری خواص کے متعلق بھی اور باطنی خواص کے متعلق بھی۔ اس بارہ میں میں تقریر میں یا کسی مجلس میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی سات صفات کا علم دیا۔ اور میں نے چاہا کہ جماعت اس علم سے فائدہ اٹھائے۔ مگر باوجود توجہ دلانے کے جماعت نے اس علم کو سیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ صرف ایک شخص نے کچھ توجہ کی۔ لیکن اس نے بھی ایک صفت کے ظاہری خواص تک جاننے میں کامیابی حاصل کی۔ اور باقی خواص کی طرف توجہ نہیں کی۔

یہ رؤیا جہاں ذاتی طور پر میرے لئے نہایت ہی مبارک ہے وہاں جماعتی طور پر یہ منذر رؤیا بھی ہے۔ علوم دو قسم کے ہوتے ہیں ایک اصولی اور کلی اور ایک وقتی اور مقامی۔ اصولی اور کلی علوم ذاتی اہمیت کے لحاظ سے سب سے مقدم ہوتے ہیں۔ لیکن شخصی اور قومی فائدہ کے لحاظ سے وقتی اور مقامی مظاہر ان میں زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم میں جو اصولی علوم بیان کئے گئے ہیں۔ شان کے لحاظ سے تو وہی اعلیٰ ہیں۔ لیکن ان علوم کے وہ مظاہر جو وقتی اور مقامی ہیں۔ جب تک اس وقت اور مقام سے تعلق رکھنے والی قوم ان سے فائدہ نہیں اٹھاتی۔ وہ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کی کامل طور پر وارث نہیں ہو سکتی۔ یہ وقتی اور مقامی مظاہر کبھی کبھی ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور ماموروں کے قریب زمانہ سے ان کا تعلق ہوتا ہے۔ سب سے بڑی شان میں یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کے زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ اس کے بعد نہایت محدود رنگ میں اور محدود مقامات میں چند ملکوں میں اور چند افراد کے ذریعہ سے ان کا ظہور ہؤا۔ پھر دوبارہ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض کے ظل کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نہایت شان سے ظاہر ہوئے۔ اور انہی میں سے خدا تعالیٰ نے مجھے بھی حصہ عطا فرمایا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ جماعت جہاں علمی طور پر استفادہ کر رہی ہے۔ وہاں روحانی اور وقتی مظاہر سے فائدہ اٹھانے کی طرف اس نے کم توجہ کی ہے۔ اگر جماعت کے لوگ اس زمانہ کی اہمیت کو سمجھتے، اور ان مظاہر کی عظمت کو محسوس کرتے تو یقیناً ان کی حالتیں بدل جاتیں۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے بالواسطہ فضلوں کو جذب کرتے کرتے اس کے بلا واسطہ فضل بھی جذب کرنے لگتے۔ اور دنیا کے پردہ پر ہزاروں لاکھوں مومن ہی نظر نہ آتے بلکہ ہزاروں لاکھوں ولی اللہ نظر آتے۔

(۲)

انہی ایام میں میں نے دیکھا کہ پاکستان کے ایک صوبہ کے گورنر میرے گھر پر آئے ہیں۔ اگر تعبیر نام سے لی جائے تو پھر تو خیر مبارک تعبیر ہے۔ لیکن اگر ظاہر سے تعبیر لی جائے۔ تو علم تعبیر الرؤیا کے مطابق ایک غیر اور صاحب اقتدار شخص جب کسی کے گھر پر آئے تو اس کی دونوں تعبیریں ہوتی ہیں۔ یعنی یا اس سے کوئی بڑا خیر ملتا ہے۔ اور یا کسی شر کا وہ موجب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس رؤیا کے کوئی مہینہ بعد مجھے معلوم ہؤا کہ وہ صاحب جن کو میں نے اپنے گھر پر آتے دیکھا تھا انہوں نے کسی موقعہ پر احمدیت کے خلاف بعض ناواجب کلمات کہے۔ اور اس طرح وہ رؤیا انہوں نے پوری کر دی۔

(۳)

میں نے دیکھا کہ میں کسی جگہ پر ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے چھوٹی چچازاد بہن فضل النساء بیگم صاحبہ جن کو میں نے صرف ایک دو دفعہ بچپن میں دیکھا تھا وہ اس جگہ پر ہیں جہاں کہ میں ہوں۔ اور میں خواب میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ فوت نہیں ہوئیں بلکہ زندہ ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنی زندگی تبلیغ دین کے لئے وقف کی ہے۔ اور میں ان سے کہتا ہوں کہ پھوپھی! تبلیغ دین کے لئے تو بڑے علم کی ضرورت ہے۔ آپ دنیا کے مختلف حصوں میں کس طرح تبلیغ کر سکیں گی۔ اس پر وہ کہتی ہیں کہ میں تبلیغ کر سکتی ہوں۔ یہ کونسی مشکل بات ہے۔ اس کے بعد وہ کہتی ہیں کہ سر دست تو میں قادیان جانا چاہتی ہوں۔ اس کے آگے کچھ حصہ رؤیا کا مجھے بھول گیا ہے۔ کیونکہ یہ رؤیا دیکھے ہوئے دیر ہو گئی ہے۔ آخر میں میں نے دیکھا کہ میری بیوی بشریٰ بیگم اسی سلسلہ میں ان سے کوئی مذاق کی بات کرتی ہیں۔ مثلاً کوئی ایسا فقرہ کہتی ہیں کہ پھوپھی آپ قادیان جا کر کیا کریں گی یا پھوپھی آپ تبلیغ کس طرح کریں گی۔ مگر وہ فقرہ مجھے یاد نہیں رہا۔ پھوپھی فضل النساء صاحبہ بھی ان کا کچھ جواب دیتی ہیں۔ میں نے بھی ان کی دلجوئی کے لئے ہاتھ سے بشریٰ بیگم کی گردن پکڑ لی۔ اور ہنستے ہوئے کہا پھوپھی! دیکھو سیدانی کو موہنہ لگایا تو کیسی گستاخ ہو گئی ہیں۔ اور اب آپ سے مذاق کرتی ہیں۔ یہ کہہ کر میں نے زور دے کر بشریٰ بیگم کو ان کے ساتھ لٹا دیا۔ اور خواب میں میں خیال کرتا ہوں کہ ایک اور عورت بھی ان کے ساتھ لیٹی ہوئی ہے۔ اس وقت میں بھی اپنی پھوپھی صاحبہ کے ساتھ لیٹنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس خیال سے کہ وہ نامحرم عورت میرے قریب نہ ہو میں نے اس عورت اور پھوپھی صاحبہ مرحومہ کے درمیان بشریٰ بیگم صاحبہ کو لٹا دیا، تاکہ ان دونوں کے درمیان میں خود لیٹ سکوں۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

اس رؤیا میں فضل النساء بیگم صاحبہ کا دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرنا ایک نہایت ہی مبارک بشارت ہے اور اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عورتوں میں سے بہترین عورتوں کو دین کی تبلیغ کے لئے جوش عطا فرمائے گا۔ اور وہ دنیا کے تمام گوشوں میں احمدیت کی تبلیغ کر سکیں گی۔ اور میرا اپنی پھوپھی صاحبہ اور بشریٰ بیگم کے درمیان لیٹنا میرے لئے ذاتی طور پر بھی بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور بشارت میرے شامل حال رہے گی۔

(۴)

مشرقی پنجاب سے ہجرت کے بعد قادیان سے نکلنے والے کیا اور مشرقی پنجاب سے دوسرے نکلنے والے کیا سب کو جو مالی نقصان پہنچا ہے اس کا اندازہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ لیکن اکثر لوگ تو اس طرح اپنی جان چھڑا لیتے ہیں کہ اپنے قرضخواہوں کو یہ جواب دے دیتے ہیں کہ ہم تو اپنی جائداد میں لٹا بیٹھے ہیں اس لئے اپنے قرضے ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن میرے لئے یہ بات ناممکن تھی۔ اس لئے قدرتاً میری طبیعت پر یہ بوجھ تھا کہ وہ کثیر قرضے جو قادیان کی جائداد کو مدنظر رکھتے ہوئے بالکل معمولی کہلا سکتے تھے [illegible] اب میں ان کو کس طرح اتاروں گا۔ میں نے ہر طرح کوشش کر کے ان قرضوں کو آہستہ آہستہ اتارنے کی کوشش کی۔ لیکن کوشش کے بعد میں نے دیکھا کہ قدم اگر پیچھے نہیں ہٹا تو آگے بھی نہیں بڑھ سکا۔ میں نے قادیان میں کچھ شہری اور مکانی زمین ایسی اکٹھی کی ہوئی تھی کہ جس کو فروخت کر کے ایک کافی حصہ قرض کا میں اتار سکتا تھا۔ قادیان میں زمینوں کی قیمت ۴۷ء میں دو ہزار سے دس ہزار روپیہ کنال تھی اور میں نے دس ایکڑ زمین ایسی جمع کر لی تھی جسے مکانوں کے لئے فروخت کیا جا سکتا تھا۔ اگر اسے فروخت کیا جاتا تو ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے قریب اس سے مل سکتا تھا۔ اسی طرح منڈی کی زمینوں کا حصہ بھی ایک لاکھ روپیہ کی قیمت کا تھا۔ مرزا شریف احمد صاحب نے اپنا حصہ تقریباً ایک لاکھ روپیہ کو بیچ کر اپنے کارخانہ میں لگایا تھا۔ میرا اور مرزا بشیر احمد صاحب کا حصہ باقی تھا۔ جو ہم نے اس لئے فروخت نہ کیا کہ پہلے مرزا شریف احمد صاحب اپنی ضرورت کو پورا کر لیں کہ اتنے میں پارٹیشن کا وقت آ گیا۔ اسی طرح لاہور میں میری کچھ زمین تھی جس کی قیمت پانچ ہزار سے چودہ ہزار روپیہ فی کنال اس وقت پڑ رہی تھی اور اوّل ترین قیمت بھی اس کی ڈیڑھ دو لاکھ کے قریب تھی۔ قادیان سے نکلنے کے بعد قادیان کی جائداد تو اغیار کے قبضہ میں چلی گئی۔ اور لاہور کی جائداد بھی ہندوؤں کے جانے کی وجہ سے کم قیمت ہو گئی اور وہی چیز جس کی اوسط قیمت آٹھ دس ہزار روپیہ فی کنال تھی دو سال کی برابر کوشش سے اس کی دو ہزار روپیہ فی کنال دینے والا گاہک بھی ابھی تک میسر نہیں آ سکا۔ پس یہ خیال کہ جن لوگوں کا روپیہ میں نے لیا ہؤا ہے ان کو کس طرح ادا کیا جا سکے گا طبیعت میں فکر پیدا کرتا رہتا تھا کچھ عرصہ ہؤا میں نے دیکھا کہ:-

میں ایک جگہ پر قضائے حاجت کے لئے بیٹھا ہوں اور بڑی مقدار میں پاخانہ آیا ہے۔

یہ رؤیا میں نے دو دفعہ دیکھی ہے۔ بظاہر حالات تو پہلے سے بھی زیادہ خراب ہو گئے ہوئے ہیں۔ لیکن ان

دونوں رویا کی بناء پر میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ جلد یا بدیر کوئی صورت بقیہ جائدادوں کے فروخت ہونے کی یا ان کی آمد میں بڑھوتی کی ایسی پیدا کر دے گا کہ جس سے لوگوں کے قرضے آسانی کے ساتھ ادا ہو سکیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵)

میں صبح کی نماز کے وقت نماز پڑھ کر لیٹ گیا۔ بالکل جاگ رہا تھا کہ کشفی طور پر دیکھا۔ کہ کمرہ کے آگے برآمدہ میں میاں عبداللہ خاں صاحب چارپائی سے اتر کر زمین پر کھڑے ہیں میں ہی ان کے سامنے ہوں۔ ان کو جو کھڑے دیکھا تو اس خیال سے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو صحت بخشی ہے۔ بے اختیار میرے منہ سے الحمد للہ نکلا اور پھر جیسا کہ عام طور پر ہمارے ملک میں نظر لگ جانے کا وہم ہوتا ہے۔ مجھے بھی اُس وقت خیال آیا کہ میری نظر نہ لگ جائے۔ میں نے جھٹ اپنی آنکھیں نیچی کر لیں اور پھر یہ نظارہ جاتا رہا۔ اس وقت میں مکمل طور پر جاگ رہا تھا۔ بالکل نیند کی حالت نہ تھی۔ خواب میں مریض کو یکدم تندرست ہوتا دیکھنا عام طور پر مُنذر ہوتا ہے۔ مگر چونکہ ساتھ ہی الحمد للہ کہا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ نیک اور مبشر کشف ہے۔

(۶)

میں نے دیکھا کہ کسی شخص نے مجھے کچھ پھل بھیجے ہیں وہ ایک ٹرنک میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان پھلوں میں سے کچھ تو گلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور کچھ صاف ہیں۔ ان میں سے ایک پھل میں نے نکالا ہے جس کی شکل گوشہ بگو یا ناشپاتی سے ملتی ہے۔ یعنی ایک طرف اس کی بہت پتلی ہے اور دوسری طرف بہت موٹی ہے۔ میں نے جب وہ پھل ہاتھ میں لیا تو قدرت نے اس کا اوپر کا سرا کاٹ دیا جیسے نارنگی کو کاٹتے ہیں۔ لیکن نارنگی کو تو بیچ میں سے کاٹتے ہیں اس کا صرف اوپر کا سرا کاٹا گیا۔ جب اس کا اوپر کا سرا کٹ گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ پھل اس سے بہت بڑا ہو گیا ہے جتنا کہ میں نے اٹھایا تھا۔ جہاں سے وہ کاٹا ہوا ہے وہاں سے اس کا چھلکا باقی مغز سے کسی قدر اونچا ہے اور مغز چھلکے کے کناروں سے ذرا نیچا ہے جیسا کہ فیرنی یا فالودہ کسی پیالہ میں ڈالتے ہیں۔ اس کے جوف میں باریک باریک سوراخ بھی معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس میں ہے کیا چیز اس پھل کو بہت آہستگی سے انگلیوں سے دبایا۔ جونہی میری انگلیوں کا خفیف سا دباؤ اس پھل پر پڑا تو جیسے بیسیوں چشمے زمین میں ہوں اسی طرح اس میں سے رس نکلنا شروع ہوا۔ اور وہ اس طرح زور سے نکلنا شروع ہوا جیسے کوئی طاقتور چشمہ پھوٹتا ہے۔ اور مغز کی تہ پر وہ پانی جمع ہونا شروع ہوا۔ میں اس خیال سے کہ بعض پھل خراب بھی تھے اسے غور سے دیکھتا ہوں کہ آیا اندر سے نکلنے والا رس کہیں گدلا تو نہیں۔ لیکن وہ اتنا شفاف اور اتنا خوشبودار اور اتنا خوش رنگ معلوم ہوتا ہے کہ میں اسکو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ جیسے یہ ایک جنتی پھل ہے۔ میں نے اُسے چُوسنے کے لئے سر جھکایا ہی تھا کہ آنکھ کھل گئی۔

(۷)

میں نے دیکھا کہ ایک منافق جس کے نام کے معنے اچھے ہیں۔ کھڑا مجھ سے باتیں کر رہا ہے اور میں حیران ہوں کہ اس کو میرے پاس آنے کا کیونکر خیال پیدا ہوا۔ شائد تعبیر نام میں ہو یا شائد کہ اس منافق کو کسی وقت اللہ تعالےٰ ہدایت دے دے۔ اور وہ اپنی منافقت سے توبہ کرے۔

(۸)

آج ۱۹ نومبر کو صبح کی نماز پڑھ کر دائیں طرف منہ کر کے لیٹا ہوا تھا کہ یکدم جاگتے ہوئے ایک کشفی نظارہ دیکھا۔ میں دیکھتا کہ ایک کھلی جگہ میں ٹہل رہا ہوں۔ اور تمام صحن میں چیونٹیاں ہی چیونٹیاں پھر رہی ہیں۔ صحن ان سے بھرا ہوا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ میرے پاؤں تلے چیونٹیاں نہ روندی جائیں اور پاؤں بچا کر اور خالی جگہ دیکھ کر اس پر پاؤں رکھتا ہوں۔ اس وقت دل میں خیال آتا ہے کہ یہ کیا جگہ ہے اور اتنی چیونٹیاں کیوں ہیں۔ اس خیال کے آتے ہی دل میں اس کا یہ جواب گذرتا ہے کہ یہ حضرت سلیمانؑ کی وادی ہے اور میں حضرت سلیمان کا مثیل ہوں۔ اس پر وہ نظارہ جاتا رہا۔ اس نظارہ کے جاتے ہی مجھے خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے چند دن بعد ہی مجھے الہام ہوا تھا کہ اعملوا آل داؤد شکرا۔ یعنے اے داؤدؑ کی نسل شکریہ کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ سو یہ نظارہ بھی اسی الہام کے تسلسل میں ہے۔

عزیز مرزا حفیظ احمد سلمہ کی بچی کی ولادت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

ابھی ابھی عزیز مرزا حفیظ احمد سلمہ کا ربوہ سے خط آیا ہے کہ خدا تعالےٰ نے انہیں اپنے فضل سے بچی عطا کی ہے۔ یہ بچی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی پوتی اور ننھیال کی طرف سے حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹی کے بھانجے محترمی میر عبدالسلام کی نواسی ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نو زائیدہ بچی کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے آمین۔ خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

خواتین جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک جلسہ

برکت علی اسلامیہ ہال میں زیر صدارت بیگم صاحبہ سلمیٰ تصدق حسین صاحب بروز اتوار ۲۶ نومبر ۱۹۵۰ء گیارہ بجے سے لے کر ایک بجے دوپہر تک منعقد ہوگا۔ جس میں آقائے دوجہاں سرور کائنات کی سیرت طیبہ پر معزز خواتین تقاریر فرمائیں گی۔ ہر مذہب و ملت کی خواتین سے التماس ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر جلسہ سیرت النبیؐ کی رونق کو دوبالا کریں۔ اور اس محسن اعظمؐ سے اپنی عقیدت مندی کا عملی اظہار کریں۔ احمدی مستورات اپنے فرائض کو نہ بھولیں۔ سیدہ حفیظۃ الرحمٰن جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور

اعلان اخراج از جماعت و مقاطعہ

(۱) چونکہ چوہدری نور احمد صاحب ساکن دہ کلہوڑا ضلع نوابشاہ (سندھ) نے اپنی لڑکی کی شادی خلاف احکام سلسلہ باوجود مقامی عہدہ داران کے سمجھانے کے کی ہے۔ اس لئے انہیں اور ان کی لڑکی کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ ناظر امور عامہ

(۲) چونکہ فقیر محمد صاحب پسر عبداللہ صاحب سکنہ من باڈہ (سندھ) نے اپنی لڑکی مریم کی شادی خلاف احکام سلسلہ کی ہے۔ اور حاجی خانصاحب پسر عبداللہ صاحب مذکور نے اپنی شادی اور محمد خانصاحب سکنہ من باڈہ نے اس میں شرکت کی ہے۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے فقیر محمد صاحب ان کی لڑکی مریم و حاجی خانصاحب اور محمد خانصاحب کو اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ ناظر امور عامہ

اعلان اخراج از جماعت

(۱) چونکہ میاں محمد چراغ صاحب ساکن للی پور تحصیل چونیاں ضلع لاہور نے اپنی لڑکی کی شادی خلاف احکام سلسلہ کی ہے۔ اس لئے ہر دو کو بعد منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اخراج از جماعت کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(۲) چونکہ مستری رحیم بخش صاحب لوہار سکنہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ نے اپنی لڑکی کا رشتہ خلاف احکام سلسلہ کیا ہے۔ اس لئے بعد منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مستری رحیم بخش صاحب موصوف اور ان کی لڑکی کو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے احباب مطلع رہیں۔

(۳) چونکہ ڈاکٹر خدا داد صاحب اور ان کی اہلیہ عائشہ صدیقہ صاحبہ سکنہ عارف والہ ضلع منٹگمری نے اپنی لڑکی مبارکہ ثریا کی شادی خلاف احکام سلسلہ کی ہے۔ اس لئے ہر سہ کو بعد منظوری حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اخراج از جماعت کی سزا دی جاتی ہے۔

نائب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

درخواستہائے دُعا

(۱) محمد یٰسین خانصاحب فیروزپوری عرصہ ایک ماہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور آئندہ جمعہ کو ان کا اپریشن تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے عموماً اور صحابہ کرام سے خصوصاً درخواست ہے کہ وہ مریض کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ محمد حسین تشنہ انڈلا ہور

(۲) میری اہلیہ صاحبہ بوجہ بیماری بواسیر سخت تکلیف میں ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ شیخ عبدالحق منڈی بورے والہ ضلع ملتان۔

پتہ درکار ہے عزیز مجید احمد خانصاحب عرصہ ایک ماہ ہوا منٹگمری تشریف لے گئے تھے مگر ابھی تک ان کا کوئی خط وغیرہ نہیں آیا جس سے تشویش لاحق ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو وہ فوراً اپنے پتہ سے مطلع کریں۔ ڈاکٹر محمد منیر صاحب ریلوے روڈ لاہور

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے۔ (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔

اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاءؑ اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوےٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے۔ بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اُسکو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہونگے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

نجات تو دو امر پر موقوف ہے (۱) ایک یہ کہ یقین کامل کے ساتھ خدا تعالےٰ کی ہستی اور وحدانیت پر ایمان لاوے (۲) دوسرے یہ کہ ایسی کامل محبت حضرت احدیت جلّشانہٗ کی اس کے دل میں جاگزیں ہو کہ جس کے استیلاء اور غلبہ کا یہ نتیجہ ہو کہ خدا تعالےٰ کی اطاعت عین اس کی راحت جان ہو۔ جس کے بغیر وہ جی ہی نہ سکے اور اس کی محبت تمام اغیار کی محبتوں کو پامال اور معدوم کر دے۔ یہی توحید حقیقی ہے جو بجز متابعت ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہی نہیں ہو سکتی کیوں حاصل نہیں ہو سکتی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الورار اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے۔ جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی..... اب سوچو کہ یہ خیال کس قدر باطل اور بدبو دار ہے کہ بغیر وسیلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے توحید میسر آ سکتی ہے اور اس سے انسان نجات پا سکتا ہے۔ اے نادانو جب تک خدا کی ہستی پر یقین کامل نہ ہو اس کی توحید پر کیوں کر یقین ہو سکے۔ پس یقیناً سمجھو کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دہریوں اور بد مذہبوں کو ہزارہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالےٰ کے وجود کا قائل کر دیا۔ اور اب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل پیروی کرنے والے اُن نشانوں کو دہریوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہو سکتا ہے اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے۔" (ایضاً ص ۱۱۳-۱۱۸)

"ایسا شخص کہ جو یہ خیال کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص خدا کو واحد لاشریک جانتا ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانتا ہو نجات پائیگا۔ یقیناً سمجھو کہ اس کا دل مجذوم ہے۔ اور وہ اندھا ہے۔ اور اس کو توحید کی کچھ بھی خبر نہیں کہ کیا چیز ہے اور ایسی توحید کے اقرار میں شیطان اس سے بہتر ہے۔ کیونکہ اگرچہ شیطان عاصی اور نافرمان ہے۔ لیکن وہ اس بات پر تو یقین رکھتا ہے کہ خدا موجود ہے مگر اس شخص کو تو خدا پر بھی یقین نہیں۔" (ایضاً ص ۱۱۹)

آنحضرتؐ پر ایمان لانیوالے کے تزکیہ کا متکفل خود اللہ تعالیٰ ہوتا ہے

والذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت واٰمنوا بما نزّل علی محمد وھو الحق من ربھم کفّر عنھم سیاٰتھم واصلح بالھم۔ ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے.............

....

..... اور وہ کلام جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس پر ایمان لائے اور وہی حق ہے ایسے لوگوں کے خدا گناہ بخش دے گا۔ اور ان کے دلوں کی اصلاح کرے گا۔ اب دیکھو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی وجہ سے کس قدر خدا تعالےٰ اپنی خوشنودی ظاہر فرماتا ہے کہ ان کے گناہ بخشتا ہے اور ان کے تزکیہ نفس کا خود متکفل ہوتا ہے پھر کیا بدبخت وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں اور غرور اور تکبر سے اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے سعدیؒ نے سچ کہا ہے

محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ
بر د مہر آں شاہ سوئے بہشت
حرام است بر غیر بوئے بہشت

(ایضاً ص ۱۲۹-۱۳۰)

آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کا روشن ثبوت

"بھلا اب کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی پیشگوئی نہیں کی یاد رکھو کہ وہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گزر گیا اب وہ زمانہ آ گیا۔ جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمدؐ عربی جس کو گالیاں دی گئیں۔ جس کے نام کی بے عزتی کی گئی۔ جس کی تکذیب میں بد قسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں۔ وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے اس کے قبول میں حد سے زیادہ انکار کیا گیا مگر آخر اسی رسول کو تاج عزت پہنایا گیا۔ (ایضاً ص ۲۷۲)

آنحضرتؐ کی قبولیت عامہ اور آپؐ پر نصرت الٰہی کی بارش آپؐ کی سچائی کی زبردست دلیل ہے

انسانی فطرت شہادت دیتی ہے کہ جن نبیوں کی عام طور پر کروڑہا لوگوں میں قبولیت پھیل جاتی ہے اور دلوں میں ان کی نہایت درجہ محبت اور عظمت بیٹھ جاتی ہے اور نصرت الٰہی بارش کی طرح ان پر برستی ہے۔ وہ ہرگز جھوٹے نہیں ہوتے کیونکہ بدذات مفتری کو جو خدا پر افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے وحی ہوئی اور خدا نے مجھ سے کلام کیا حالانکہ نہ کوئی وحی اس پر نازل ہوئی اور نہ خدا نے کوئی اس سے کلام کیا اس قدر عزت ہرگز نہیں دی جاتی جو شخص جائز رکھتا ہے کہ ایسی عزت مفتری کو بھی دی جاتی ہے اور ایسی مدد اور نصرت اور ایسے آسمانی نشان اس کذاب دجال کو بھی ملتے ہیں جو خدا پر افترا کرتا ہے ایسا شخص دراصل خدا پر ایمان نہیں رکھتا اور درپردہ دہریہ ہے۔

یہی سچائی کی ایک زبردست دلیل ہے جو دنیا کے تمام نبیوں سے زیادہ ہمارے سید و مولےٰ اور ہمارے محترم آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اقبال اور عزت اور خدا کی مدد اور نصرت جو ان کو ملی وہ کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔ آپ ایسے وقت میں آئے۔ جبکہ دنیا شرک اور بت پرستی سے بھری ہوئی تھی۔ کوئی پتھر کی پوجا کرتا تھا اور کوئی آگ کی پرستش میں مشغول تھا اور کوئی سورج کے آگے ہاتھ جوڑتا تھا۔ کوئی پانی کو اپنا پرمیشور خیال کرتا تھا اور کوئی انسان کو خدا بنائے بیٹھا تھا۔ علاوہ اسکے زمین ہر قسم کے گناہ اور ظلم اور فساد سے بھری ہوئی تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کی موجودہ حالت کے بارہ میں قرآن شریف میں خود گواہی دی ہے۔ اور فرماتا ہے۔ ظھر الفساد فی البر والبحر یعنی دریا بھی بگڑ گئے اور خشک زمین بھی بگڑ گئی مطلب یہ کہ جس قوم کے ہاتھ میں کتاب آسمانی تھی وہ بھی بگڑ گئی اور جن کے ہاتھ میں کتاب آسمانی نہیں تھی اور خشک جنگل کی طرح تھے وہ بھی بگڑ گئے اور یہ امر ایک ایسا سچا واقعہ ہے کہ ہر ایک ملک کی تاریخ اس پر گواہ ناطق ہے کہ آپ کے وقت کے دانا مورخ اس سے انکار کر سکتے ہیں کیا آنجناب کے ظہور کا زمانہ درحقیقت ایسا ہی تھا اور بت خانوں کو اس قدر عزت دی گئی تھی کہ گویا وید کا اصل مذہب یہی ہے۔

اور کیا عیسائی صاحبان اس اقرار سے کہیں بھاگ سکتے ہیں کہ اس زمانہ میں نہ صرف حضرت عیسےٰؑ کو خدائے واحد لاشریک کی جگہ بٹھایا گیا تھا۔ بلکہ ان کی تصویر بھی ایک قسم کا خدا ہی سمجھی گئی تھی اور ان کی والدہ بھی اس خدائی میں شریک ٹھہرائی گئی تھی۔ پھر جب ہمارے بزرگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں ظاہر ہوئے تو ایک انقلاب عظیم دنیا میں آیا کہ تھوڑے ہی دنوں میں وہ جزیرہ عرب جو بجز بت پرستی کے اور کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ ایک سمندر کی طرح خدا کی توحید سے بھر گیا۔

علاوہ اسکے یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جس قدر خدا تعالےٰ کی طرف سے نشان اور معجزات ملے وہ صرف اس زمانہ تک محدود نہ تھے بلکہ قیامت تک ان کا سلسلہ جاری ہے اور پہلے زمانوں میں جو کوئی نبی ہوتا تھا وہ کسی گذشتہ نبی کی امت نہیں کہلاتا تھا۔ گو اسکے دین کی نصرت کرتا تھا اور اسکو سچا جانتا تھا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانیوالا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۱۲۷۰۴: میں حسین بی بی بیوہ چوہدری امین بخش صاحب عمر ۶۵ سال ساکن چک ۸۷ شمالی ڈاکخانہ چک ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ صرف میرے پاس زیور قیمتی -/۹۲۰ روپے وزنی ۱۱½ تولہ طلائی ہے۔ جس کے ۱/۸ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ انشاء اللہ جلد اپنی زندگی میں حصہ وصیت ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ اگر کوئی آمد اس کے علاوہ بھی مجھے ہو جائے گی تو اس کا بھی ۱/۸ حصہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ مرکز ربوہ پاکستان کرتی رہوں گی۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ: حسین بی بی بیوہ چوہدری امین بخش صاحب چک ۸۷ شمالی ضلع سرگودھا۔

وصیت نمبر ۱۲۷۰۶: میں اقبال بیگم زوجہ عبد الکریم صاحب عمر ۳۶ سال بھالو الہ ڈاکخانہ و تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مبلغ -/۷۰۰ روپیہ حق مہر ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں کوئی روپیہ رقم کے طور پر اپنی وفات سے قبل جمع کرا دوں۔ تو میرے ۱/۱۰ حصہ وصیت میں سے مجرا ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔ الامۃ: اقبال بیگم بقلم خود

گواہ شد: عبد الکریم بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد: سید محمد عبد اللہ خان

وصیت نمبر ۱۲۷۱۲: میں بشیر احمد واقف زندگی ولد حسین بخش صاحب عمر ۲۳ سال ساکن ربوہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں واقف زندگی میں کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں رکھتا۔ میرا ماہوار الاؤنس مبلغ -/۳۰ روپیہ ہے۔ جو کہ تحریک جدید کی طرف سے ملتا ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا اس کے علاوہ جو جائیداد پیدا کروں۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے ترکہ پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد: بشیر احمد واقف زندگی ربوہ

گواہ شد: محمد عالم ربوہ بیلدار

گواہ شد: عبد الماجد کارکن دفتر وصیت ربوہ

وصیت نمبر ۱۲۷۳۰: میں فاطمہ بی بی بنت امام دین صاحب درزی ساکن ترگڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ عمر ۲۵ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ توڑے لفری(؟) ۲ عدد اور چوڑیاں چھ بیس عدد قیمتی -/۶۲ روپے اور حق مہر -/۳۳ تینتیس روپے جو خاوند سے وصول ہو چکا ہے کل جائیداد قیمتی -/۱۰۰ روپے کی ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ نیز اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی آٹھویں ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی

گواہ شد: احمد دین بقلم خود

گواہ شد: نشان انگوٹھا ظہور الدین احمدی

وصیت نمبر ۱۲۷۲۱: میں مہر النساء بیوہ عبد الخالق صاحب مرحوم ناگپوری سینٹ بلڈنگ لاہور عمر ۶۰ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ چوڑیاں طلائی قیمتی (دو صد پچاس روپیہ) -/۲۵۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ اگر اس جائیداد کی قیمت کے طور پر میں کوئی رقم ادا کروں تو وہ میرے حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے۔ الامۃ: مہر النساء بیگم بیوہ عبد الخالق صاحب مرحوم ناگپوری حال لاہور

گواہ شد: عزیزہ رضیہ بیگم

گواہ شد: امۃ الباری بنت ڈاکٹر احسان علی

گواہ شد: ڈاکٹر فیض علی صابر

گواہ شد: امۃ الحفیظ اہلیہ خلیفہ صلاح الدین۔

وصیت نمبر ۱۲۷۲۲: میں عبد المالک ولد فیض احمد کھوکھر ساکن چوہنگے ڈاکخانہ پابڑیانوالہ ضلع گجرات عمر ۳۱ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت ماہوار آمد بسلسلہ ملازمت فوجی مبلغ -/۵۲ روپیہ ہے۔ اور اسی آمد پر میرا گذارہ ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ تاحین حیات اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اور اپنی آمد میں کمی بیشی کی اطلاع صیغہ کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ غیر منقولہ جائیداد ایک عدد مکان خام موضع چوہنگے مذکور میں ہے جس کی بوجہ بہت سے شرکاء کے کوئی بھی قیمت نہیں ہے اس لئے میری یہ وصیت اس پر حاوی نہیں ہے۔ ہاں میری یہ وصیت میرے اس ترکہ پر حاوی ہوگی جو میری وفات کے وقت ثابت ہو۔ البتہ اگر میں اپنی جائیداد پیدا کر کے کسی حصہ کی وصیت ادا کر کے رسید خزانہ صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کر لوں تو وہ حصہ جائیداد متروکہ سے منہا سمجھا جائے گا۔

العبد: عبد المالک نائک پی۔ اے۔ او۔ سی سنٹر ملیر چھاؤنی۔ گواہ شد: محمد احمد مولوی فاضل حوالدار کلرک پی۔ اے۔ او۔ سی سنٹر ملیر چھاؤنی۔

گواہ شد: محمد نصیب عارف موصی سیکرٹری مال ملیر چھاؤنی

وصیت نمبر ۱۲۷۳۱: میں معراج سلطانہ زوجہ حکیم بدر دین صاحب چک نمبر ۶۶ ج ب ڈاکخانہ چک نمبر ۸۹ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ جنوری ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری صرف حسب ذیل جائیداد ہے۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ جب ان کی طرف سے وصول ہوگا ادا کر دوں گی۔ کلپے طلائی وزنی ۹ ماشہ۔ قیمتی -/۸۰ روپے وظیفہ ماہوار -/۱۵ روپیہ جو انجمن کی طرف سے ملتا ہے۔ میں اپنی جائیداد مالیت -/۵۸۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اور ماہوار وظیفہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جو باقاعدہ ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔ اور میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ: معراج سلطانہ بقلم خود

گواہ شد: حکیم محمد صدیق طب جدید ماموں زاد برادر موصیہ

گواہ شد: محمد حسین چچا حقیقی خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۲۷۳۲: میں امۃ اللطیف بیگم بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قادیان حال لاہور عمر ۱۴ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں اور نہ کوئی زیور ہے۔ البتہ مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے -/۲۰ روپیہ ماہوار ملتا ہے جو میرا جیب خرچ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری آمدنی میں کوئی اضافہ ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: امۃ اللطیف بیگم موصیہ بقلم خود حال رتن باغ لاہور۔ گواہ شد: مرزا بشیر احمد والد موصیہ

گواہ شد: محمد احمد ولد نواب محمد علی خان صاحب

وصیت نمبر ۱۲۷۳۴: میں فضل محمد خان ولد فقیر شاہ صاحب ساکن باڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع لاڑکانہ سندھ عمر ۴۰ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ جنوری ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والدین خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔ اس لئے زمین اور مکان میں سے کچھ بھی میرے نام نہیں ہے اس کے علاوہ ہمارا ایک مشترکہ کاروبار ہے۔ جو ایک رائس مل کی صورت میں ہے۔ نیز کچھ تجارت ہے اس پر میرا گذارہ ہے۔ جس میں میری سالانہ آمد چار ہزار آٹھ سو روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: فضل محمد خان

گواہ شد: غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ

گواہ شد: کریم بخش احمد مجاہد مبلغ سلسلہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۲۷۳۶: میں محمودہ خاتون اہلیہ حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیر مرحوم ساکن گوجرانوالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا ایک مکان جو مجھے مولوی عبد الرحیم صاحب نیر مرحوم سے مہر کے عوض ملا ہوا ہے وہ قادیان میں ہے۔ قادیان کی واپسی پر انشاء اللہ تعالیٰ صدر انجمن احمدیہ ۱/۱۰ کی وارث ہوگی اس کے علاوہ مجھے ایک سہیلی کی طرف سے ماہوار -/۲۵ روپے ملتے ہیں۔ ان کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ اور انجمن کی طرف سے مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ملتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی اور روپیہ کماؤں۔ مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ تو صدر انجمن احمدیہ ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔ العبد: محمودہ خاتون نیر۔ گواہ شد: قاضی محمد عبد اللہ

گواہ شد: مفتی محمد صادق

وصیت نمبر ۱۲۷۴۳: میں محمد حنیف ولد غلام محمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی عمر ۲۲ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ صرف ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ -/۸۵ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اور بعد ازاں پیدا کردہ جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: محمد حنیف بقلم خود

گواہ شد: صوبیدار محمد حسین احمدی سیکرٹری وصایا ڈرگ روڈ کراچی۔

گواہ شد: کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب پریذیڈنٹ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی ع ۱۵

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ:- اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ - ۸/ مکمل خوراک گیارہ تولہ پورے چودہ روپے :- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ ب-۱۲-۱۳

حرف و حکایت

ادھر کئی دن سے اخباروں میں اعلان ہو رہا تھا کہ مولانا اختر علی خان ایڈیٹر "زمیندار" ۲۰ نومبر کو وائی - ایم - سی اے ہال میں اپنے سفر انگلستان کے حالات بیان کریں گے۔ ۲۰ نومبر کو مولانا وقت مقررہ پر وائی - ایم سی اے ہال میں پہنچ گئے۔ جلسہ کے منتظم اور صدر جلسہ ان سے پہلے ہال میں موجود تھے۔ تھوڑی دیر میں "زمیندار" کا رپورٹر بھی پہنچ گیا۔ اور یہ چاروں بزرگ سامعین کا انتظار کرنے لگے۔ یہ حضرات کوئی ڈیڑھ گھنٹہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ لیکن کسی اللہ کے بندے نے ہال میں جھانک کر بھی نہ دیکھا۔

مولانا اختر علی خان چاہتے تو اس موقع پر اچھی خاصی تقریر کر ڈالتے۔ کیونکہ یہاں تو صدر سمیت کم از کم تین سامعین موجود تھے۔ اور یہ "جلسہ" ان کی تقریر کے بغیر ہی منتشر ہو گیا۔ ہمارے خیال میں یہ جلسہ نہیں تھا۔ جلسے کا "ست" تھا۔ طبیب لوگ دواؤں کا جوہر اڑا لیتے ہیں۔ اس موقعہ پر جلسہ کا جوہر اڑا کے اسے اتنا مختصر کر دیا گیا۔ کوئی چاہے تو ڈبیا میں بند کر کے رکھ لیجئے۔

اصل میں لاہور کے لوگ بد ذوق ہوتے جاتے ہیں۔ مولانا اختر علی خان ایک مشہور اخبار کے ایڈیٹر۔ مولانا ظفر علی خان جیسے بزرگ اسلاف خادم ملت کے فرزند ارجمند ہیں۔ اور حال میں انگلستان کا سفر کر کے تشریف لائے ہیں۔ لوگ ان کی تقریر سننے نہ آئے۔ تو کسی دوسرے شخص کو اہل لاہور سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ لوگوں کو ان کے نام میں کوئی کشش نظر نہ آئی

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

ٹنڈر نوٹس

حسب ذیل عمارات کے لئے سربمہر ٹنڈر درکار ہیں۔

۱- ۴ سینئر ز کوارٹرز تحریک جدید

۲- عمارت دفتر تحریک ½ حصہ

۳- دفتر لجنہ اماء اللہ

کام کی پوری تفصیل دفتر تعمیر تحریک سے معلوم کی جا سکتی ہے۔ ٹنڈر لیبر ریٹ یا میٹریل سمیت قبول کئے جائیں گے۔ ٹنڈرز کی وصولی کی آخری تاریخ ۲۶/۱۱/۵۰ ہے۔ ۲۷/۱۱/۵۰ کو صبح ۱۰ بجے کھولے جائیں گے اور اسی روز کام کا فیصلہ سنایا جائیگا۔ ٹھیکہ دار کو ہر حال ایک ہفتہ کے اندر اندر کام شروع کرنا ہوگا۔ اگر میٹریل سمیت کام کے دیئے جانے کا فیصلہ نہ ہوا۔ تو لیبر ریٹ پر کام کرنے والے ٹھیکیدار کو میٹریل کی سپلائی محکمہ کرے گا۔ ٹنڈر "صدر صاحب تعمیر کمیٹی تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ" ⁂

یونانی طبی کانفرنس کا سالانہ انتخاب

کانفرنس مذا کے عہدیداران ذیل کے اطباء کرام منتخب ہوئے

(۱) صدر: الحاج حکیم خیر الدین صاحب

(۲) نائب صدر: حکیم عبد الغنی صاحب

(۳) حکیم حاجی شمس الحق خان - جنرل سیکرٹری

(۴) حکیم عباس علی صاحب منصور و حکیم محمد سرور صدیقی - سیکرٹریان

(۵) حکیم حافظ مسعود الحق خان پروپیگنڈا سیکرٹری

خادم طب حکیم حاجی محمد شمس الحق خان جنرل سیکرٹری آل پاکستان طبی کانفرنس رجسٹرڈ لاہور

کوریا میں کمیونسٹوں کی موجودگی ہرگز برداشت نہ کی جائے گی

ٹوکیو ۲۲ نومبر:- ان سیاسی مبصرین کا جن کا تعلق جنرل میکارتھر کے قریبی حلقوں سے ہے۔ یہ خیال ہے۔ کہ چینی اشتراکیوں نے جنگ کوریا میں جو دخل اندازیاں کی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ ان تمام علاقوں کو پھر چین میں شامل کر لینا چاہتے ہیں۔ جو کسی زمانہ میں چین کی سلطنت کا جزو تھے۔ ان مبصرین کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ اگر چین بدستور اپنے ظالمانہ عزائم کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف رہے تو پھر ان کے ساتھ مقابلہ کرنا ناگزیر ہو جائے گا۔ ان مبصرین کا یہ بھی کہنا ہے۔ کہ اس صورت حال کا کوئی امکان نہیں ہے۔ کہ کوریا اور منچوریا کے درمیان ایک قطعۂ فاصل بنا دیا جائے۔ جس پر اشتراکی افواج کا قبضہ تسلیم کر لیا جائے۔ ان کے خیال میں اقوام متحدہ کسی حال میں بھی اشتراکیوں کی موجودگی کوریا کی سرزمین پر قبول نہیں کرے گا۔

⁂ کے نام آنے چاہئیں۔ (صدر تعمیر کمیٹی تحریک جدید انجمن احمدیہ - ربوہ)

۲۰۰۰۵	مرزا محمد صادق صاحب
۲۳۲۹۳	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۲۳۴۷۲	راجہ غفور احمد صاحب
۲۳۲۹۰	حوالدار عبد المالک صاحب
۲۳۲۹۱	مرزا مبارک احمد صاحب
۲۱۰۵۰	بشیر احمد صاحب
۲۱۸۱۵	چوہدری شہاب الدین صاحب
۲۲۰۹۸	علی احمد صاحب
۲۳۰۰۶	اکبر علی صاحب
۲۳۰۱۲	پیر احمد صاحب
۲۳۰۲۰	خواجہ محمد یوسف صاحب
۲۳۰۲۱	میاں عبد اللہ صاحب

آپ کی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہے!

وی پی کا انتظار نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما یا کریں۔ سالانہ قیمت ۲۴ روپے۔ ششماہی قیمت تیرہ ۱۳ روپے اور سہ ماہی قیمت سات روپیہ ہے۔ اس شرح مذکور کے خلاف جو رقم آئے گی۔ اس کو اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے درج حساب کیا جائے گا۔

۲۳۴۱۲	چوہدری محمد دین صاحب	
۱۹۱۶	چوہدری پیر محمد صاحب	خطبہ
۴۰۲۱	غلام محمد صاحب	"
۴۰۲۲	چوہدری یوسف علی صاحب	"
۴۰۲۳	حوالدار نثار احمد صاحب	"
۴۰۲۴	حکیم عزیز الدین صاحب	"
۴۰۲۵	قریشی بابو صاحب	"
۴۰۲۶	عبد الرزاق صاحب	"
۴۰۲۷	حکیم عبد العزیز صاحب	"
۴۰۲۸	فضل کریم صاحب	"
۴۰۲۹	رحمت علی صاحب	"
۴۰۳۰	علی محمد صاحب	"
۴۰۳۱	محمد اسماعیل صاحب	"
۴۰۳۲	کرم دین صاحب	"
۴۰۵۹	چوہدری وزیر بخش صاحب	خطبہ
۴۰۶۳	مولوی دوست محمد صاحب	"
۵۸۰۰	ڈاکٹر اعظم علی صاحب	
۱۹۸۵۷	غلام محمد صاحب	
۲۳۴۱۳	قومی دار الکتب	
۲۳۴۱۴	عبد الرحمن صاحب	
۲۳۴۱۵	مقبول احمد صاحب	
۲۳۴۱۶	ملک محمد خورشید صاحب	
۲۳۴۱۷	ڈاکٹر ظفر حسن صاحب	
۲۳۴۱۸	فیروز دین صاحب	
۲۳۴۱۹	یونس اینڈ کمپنی	
۲۳۴۳۴	بیگم صاحبہ اکبر علی صاحب	
۱۶۲۱۳	سید محمود صاحب	
۱۹۰۸۲	راجہ عبد القدیر صاحب	۴۴

ایک احمدی ڈاکٹر صاحب

ہائی بلڈ پریشر کی طبی دوا کے متعلق جناب ڈاکٹر نور احمد صاحب میڈیکل آفیسر لکھتے ہیں۔ آپ کی دوائی سے مجھ کو بلڈ پریشر سے خاص آرام آیا ہے جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین۔ احسن الجزاء۔ یہ اکسیر دوا خون کے دباؤ کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بے خوابی اور درد سر سے بفضلہ تعالیٰ نجات دیتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کورس بارہ روپے

منیجر طبیہ عجائب گھر لوہاری گیٹ بکس ۴۸۹ لاہور

جملہ مردانہ امراض

سو فی صدی کامیاب علاج کی گارنٹی کے لئے مشہور پندرہ سالہ تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا سے مشورہ کریں۔ اگر آپ بالکل کمزور ہو چکے ہیں۔ اور کسی قسم کے علاج سے فائدہ نہیں ہوتا۔ تو سچی صحت کیلئے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سہوترا کے پاس تشریف لائیں۔ انشاء اللہ خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب کی مشہور تجربہ شدہ دوائی بواسیر کافی شہرت حاصل کر چکی ہے ایک ہفتہ کے اندر خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے۔ پتہ: رائل ہوٹل بلڈنگ پہلی منزل گنپت روڈ کے موڑ پر انارکلی لاہور

خط و کتابت کے لئے جوابی ٹکٹ ارسال فرمائیں۔ اوقات مشورہ صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک۔ شام ۴ بجے سے ۷ بجے تک

دواخانہ خدمت خلق

شباکن:- ملیریا کی بے نظیر دوا تلی جگر معدہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت سو قرص ½ ۱ روپیہ۔

شفائی:- پرانے بخاروں کا بہترین علاج۔ تلی اور جگر کا واحد علاج شباکن کے ساتھ اس کا استعمال سو فی صدی کامیاب ہے۔ قیمت ۵۰ گولی ۲ روپیہ صرف

اکسیر سل:- نہایت ہی آزمودہ چند خوراک سے مادہ سل کو دبا دیتی ہے۔ قیمت مکمل کورس ایک ماہ چار روپے بارہ آنے ۱۲/۴ صرف

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

پیغام احمدیت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تریاق اٹھرا - حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین رجسٹرڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۳ لیڈر

ہاں تلوار اٹھائی مگر کس لئے۔ اس لئے نہیں کہ اسلام کی حفاظت کی جائے۔ اسلام کی حفاظت خدا تعالےٰ کے سوا کون کر سکتا ہے؟ کیا ایک ہزار سے زیادہ مسلح فوج کے مقابلہ میں ۳۱۳ نہتے اسلامیوں کا میدان میں نکلنا۔ اسلام کی حفاظت کیلئے تلوار اٹھانا کہلا سکتا ہے؟ — دنیاوی نقطۂ نظر سے تو اس کا نام زیادہ سے زیادہ خودکشی کا اقدام رکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے تلوار اس لئے نہیں اٹھائی گئی تھی کہ تلوار اسلام کی حفاظت کرتی ہے۔ بلکہ تلوار اس لئے اٹھائی گئی تھی کہ دنیا میں

لا اکراہ فی الدین

کا اصولِ انسانیت قائم کیا جائے۔ کفار کو یہ سبق سکھایا جائے کہ ضمیر کی آواز کو خواہ کافر ہو یا مسلم کی تلوار سے دبانا اکراہ ہے اور اکراہ آئین فطرت کے خلاف ہے۔ ضمیر کی آزادی ہر کافر و مسلم کا پہلا انسانی بنیادی حق ہے۔ تم کفر پہ قائم رہو۔ تمہیں کوئی نہیں روکتا۔ اگر تمہارے ضمیروں کی یہی آواز ہے تو انہی کی سنو۔ مگر تمہیں یہ حق نہیں ہے کہ اپنا ضمیر دوسروں کے ضمیروں پہ ٹھونسو۔ اکراہ سے۔ تلوار سے۔ ہم اس بنیادی انسانی حق کو ذبح نہیں ہونے دیں گے۔

اللہ تعالےٰ اپنے دین کی تبلیغ سے تم کو منع نہیں کرتا۔ مگر وہ تم کو یہ حق نہیں دے سکتا کہ تم تلوار سے دوسروں کی ضمیروں پہ چوکی بٹھادو۔ پکٹنگ لگادو۔ اگر تمہارے دین میں کوئی کس بل ہے تو لاؤ اس کو کسوٹی پہ پرکھو اور اسلام کو بھی پرکھو۔ تم حق کو حق جانتے بوجھتے بھی نہ قبول کرو تو اس میں انجام کار تمہیں ہمارے ازلی قانون کے مطابق نقصان اٹھانا ہی پڑے گا۔ مگر اکراہ سے تمہیں حق قبول کرنے پہ مجبور نہیں کیا جائیگا۔ کیونکہ ہمیں خالص سونا درکار ہے۔ کھوٹا سونا یا ملمع درکار نہیں ہے۔ ہمارے قانون کی شنیزی خود کھوٹے کو پرکھ پرکھ کر کٹھالی میں صاف کرتی جائے گی۔

قد تبین الرشد من الغی

ہم نے کٹھالی آگ پہ رکھی ہوئی ہے۔ اس میں حق حق اور باطل باطل خود بخود ثابت ہونے والا ہے۔ پھر ہم نے کھوٹے اور کھرے کی پہچان کے لئے رازدانِ ضمیر کی ترازو ازل سے قائم کر دی ہے۔ ہم اس کو کسی طرح ناقص نہیں ہونے دیں گے۔ خواہ تم حق کو قبول کرو یا باطل پہ جمے رہو۔ یہ تمہارا کام ہے۔ ہمارا یہ بھی ازلی قانون ہے کہ حق ہی آخر کار کامیاب ہوگا

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی

اگر حق حق ہے تو اس کو ہماری مدد کے سوا کسی اور کی مدد کی ضرورت نہیں۔ اس لئے ہم نے حق کی پہلی شرط یہی مقرر کی ہے۔ لا اکراہ فی الدین اس کی حفاظت کے لئے نہ کسی تلوار کی ضرورت ہے نہ کسی حکومت کے قانون کی

اللہ اللہ آج علماء اسلام کہتے ہیں۔ اسلام کی حفاظت کا قانون بناؤ۔ ملحدوں اور مرتدین کے شہری حقوق متعین کرو۔ گویا اسلام نہ ہوا۔ کوئی کفار مکہ کا دین باطل ٹھہرا کہ جس کو اپنی حفاظت کے لئے ابوجہل کی حکمت اور عتبہ اور شیبہ جیسے تلوریوں کی تلوار کی ضرورت ہے۔ کہاں ہے وہ حکمت کہاں ہیں وہ تلواریں؟

سوال یہ ہے اے علماء دین آپ کے پاس "اسلام" ہے "حق" ہے یا کچھ اور؟ اگر اسلام اور حق ہے تو تم اس کو میدان میں لانے سے کیوں ڈرتے ہو کیا اسلام اور حق اپنی ذات میں الحاد اور کفر کی تمام فوجوں پر بھاری نہیں؟ کیا اسکو اپنی حفاظت کے لئے تمہاری تلواروں کی اور قانون کی مصنوعی باڑوں کی ضرورت ہے۔ کیا اسلام کوئی چھوئی موئی کا درخت ہے کہ ہاتھ لگتے ہی کملا جائے گا؟ کیا اس طرح اسلام کو تم دنیا پر غالب کرنا چاہتے ہو؟ آخر جب اسلام کو دشمن کے مقابل میدان میں تم لانا ہی نہیں چاہتے تو وہ غالب کس طرح آئے گا؟ جب الحاد و کفر کے حملوں کی تم کو تاب ہی نہیں تو تم اسلام کا دعوےٰ ہی کیوں کرتے ہو جب تم اپنے گھر ہی میں ان سے اتنے خوفزدہ ہو تو تم باہر نکل کر ان کا کیا مقابلہ کرو گے؟ اصل بات یہ ہے کہ تمہارے پاس اسلام ہے ہی نہیں۔ اگر اسلام تمہارے پاس ہوتا تو تم ملحدین اور مرتدین سے اتنا نہ ڈرتے کہ پاکستان میں ان کے شہری حقوق متعین کرانے کی استدعائیں کرتے جو کام اے علماء دین تمہارے کرنے کا ہے۔ تم اسے حکومت کی طاقت سے لینا چاہتے ہو۔ پھر تم علمائے دین کیوں کہلاتے ہو۔ اگر تم الحاد و ارتداد کا بھی اپنے اسلام سے مقابلہ نہیں کر سکتے تو حقیقی اسلام کو کیوں بدنام کرتے ہو۔ کہ اس میں بھی یہ طاقت نہیں؟

آخر تم ہی فیصلہ کرو حقیقی اسلام تمہارا ہے جو اپنے گھر میں بھی الحاد سے خوفزدہ ہے یا ہمارا اسلام حقیقی اسلام ہے جو کفر و شرک کے گڑھوں میں جا جا کر ان کا مقابلہ کر رہا ہے ان دونوں میں کس کا اسلام حقیقی اسلام ہے خدا کا اسلام ہے؟

حسنی زعیم کی بیوہ کو پنشن

دمشق ۲۲ نومبر۔ شام کی حکومت نے شام میں پہلے انقلاب کے بانی کرنل حسنی زعیم کے پیاری بچوں کو وظیفہ دینا منظور کر لیا ہے۔

یہ وظیفہ بیگم حسنی الزعیم اور ان کی لڑکی نادین کے درمیان مساوی طور پر تقسیم ہوگا۔ (اسٹار)

مصر مساوی حیثیت سے برطانیہ کے ساتھ نیا معاہدہ کرنا چاہتا ہے

لندن ۲۲ نومبر۔ اگرچہ کوئی خاص انتظام نہیں کیا گیا۔ لیکن یہ امر تقریباً یقینی ہے کہ مصر کے وزیر خارجہ صلاح الدین بے جو آئندہ ہفتہ امریکہ سے لندن پہنچ رہے ہیں۔ برطانوی وزیر خارجہ بیون سے کم از کم ایک ملاقات ضرور کریں گے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ شاہ فاروق کی حالیہ تقریر کے باوجود برطانوی حکومت اب تک گفت و شنید کے دروازہ کو بالکل بند نہیں تصور کرتی۔

صلاح الدین نے لیک سکسیس میں اخباری نامہ نگاروں کو بتایا تھا کہ "مساوی حیثیت" سے وہ برطانیہ سے ایک نیا معاہدہ اور فوجی اتحاد کے لئے تیار ہیں۔ اس حد تک مصر اور برطانیہ کے درمیان خیالات میں کوئی اختلاف نہیں نظر آتا اسلئے کہ مسٹر بیون نے برطانوی حکومت کی اس خواہش کی توثیق کی ہے کہ وہ مصر کی آزادی اور خود مختاری کے پورے احترام کے ساتھ مساوی حیثیت سے" اختلافات دور کرنے کی خواہاں ہے لیکن آئندہ اقدام مصر کو کرنا ہوگا۔ (اسٹار)

حیدرآباد میں تعلیمی فلموں کی بین الاقوامی نمائش

حیدرآباد (سندھ) ۲۲ نومبر۔ یہاں سوموار کو گورنمنٹ آرٹس کالج میں تصویروں اور فلموں کی بین الاقوامی نمائش کا جو سندھ انجمن برائے تعلیم بالغاں کے زیر اہتمام منعقد ہو رہی ہے۔ سندھ کے پی ڈبلیو ڈی وزیر سید میراں محمد شاہ نے افتتاح کیا برطانیہ امریکہ روس اور آسٹریلیا کے اطلاعاتی دفاتر نے اپنے ممالک کے کارناموں کے متعلق تصویریں نمائش میں پیش کی ہیں۔ سید میراں محمد شاہ نے اپنی تقریر میں یہ امید ظاہر کی کہ ایسی نمائشوں سے عوام کی تعلیم میں بہت مدد ملے گی۔ ایسے اساتذہ کی کمی کا ذکر کرتے ہوئے جو جاہل عوام کی تعلیم کا بیڑا اٹھائیں۔ انہوں نے نوجوانوں کو تلقین کی کہ وہ آہنی عزم سے کر آگے بڑھیں اور عوام کی جہالت دور کرنے کا کام بے غرضی کے ساتھ انجام دیں انہوں نے کہا کہ ایک آزاد قوم کی حیثیت سے ہم اس نعمت کے اسی وقت مستحق ہو سکتے ہیں۔ جب ہم اپنے جاہل عوام کے ۹۲ فی صدی کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں انہوں نے انجمن کے ترقی کی خواہش ظاہر کی اور یقین دلایا کہ حکومت ہر طرح ان کی مدد کریگی (اسٹار)

ڈپٹی کمشنر لاہور کی تمام مجسٹریٹوں کو اہم ہدایات

لاہور ۲۲ نومبر۔ ڈپٹی کمشنر لاہور مسٹر ایس ایس جعفری نے لاہور کے مجسٹریٹوں سے اس امر کا مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے متعلق انہیں اطلاع دیں۔ جو ان کے عدالتی کام پر اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہوں تاکہ وہ عدالت عالیہ اور متعلقہ حکام سے ایسے لوگوں کے خلاف توہین عدالت کے الزام میں تحریک کر سکیں آپ نے ایک بیان میں بتایا کہ لاہور میں مجسٹریٹ آج تک ان کوششوں کو ناکام بناتے رہے ہیں اب وقت آگیا ہے کہ اس قسم کی کوششوں کو بالکل ختم کر دیا جائے۔

آپ نے ایک سرکلر میں تمام مجسٹریٹوں کو اس امر کی ہدایت کی ہے کہ وہ بالکل غیر جانبدار اور آزاد رہیں اور عدالتی کام میں کسی کی سفارش سے متاثر نہ ہوں اور اگر کوئی شخص ان کے پاس سفارش لیکر آئے تو اس کی اطلاع انہیں دیں انہوں نے اس امر کا اظہار بھی کیا کہ اگر کسی مجسٹریٹ نے اس قسم کے واقعہ کی رپورٹ نہ کی تو اس کے خلاف شدید کارروائی کی جائے گی۔

انتخابی گپ

"۲۰ نومبر کے نوائے وقت میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ دولتانہ صاحب نے حضرت امیر شریعت کی خدمت میں الیکشنوں میں دولتانہ گروپ کی حمایت کیلئے ایک وفد بھیجا یہ اطلاع سراسر جھوٹ ہے حضرت شاہ صاحب پچھلے ہفتہ بیمار تھے وہ آج بھی سخت نحیف و نزار ہیں احباب ان کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لاتے رہے ہیں شاہ صاحب کے دولتکدہ پر یوں بھی ملاقاتیوں کا ہجوم رہتا ہے روزانہ آنے جانیوالوں کی اچھی خاصی تعداد ہو جاتی ہے اس تعداد کو پھیلا کر اگر وفود شمار کرتے جائیں تو بیس پچیس سے کیا کم ہونگے کہنے والے یہ بھی کہتے سنے گئے ہیں کہ خان لیاقت علیخاں سے ملاقاتیں ہو رہی ہیں الیکشن قریب آ رہے ہیں گپ باز یار لوگوں کو اس دھندے کے سوا اور کونسا کام ہے جس کی طرف توجہ مبذول فرمائیں۔ فرض کیجئے صبح کو ممدوٹ صاحب اور شام کو دولتانہ صاحب شاہ صاحب کے ملاقات کے لئے تشریف لے جائیں تو شاہ صاحب ایسے خوش خلق اور ملنسار انسان کیا کریں کیا وہ ملنے سے انکار کر دینگے وہ تو اپنے بدترین دشمنوں کو اس خندہ پیشانی سے ملتے ہیں کہ ان کے اکثر مخالف ملاقات کے بعد اپنے خیالات بدل ڈالتے ہیں تبلیغی جماعت کے امیر سے سب کو ملنے کا حق حاصل ہے بلکہ تبلیغی مشن کا تقاضا ہے کہ حضرت شاہ صاحب ان حضرات سے خود ملنے جائیں۔ جن سے تبلیغ کے کام میں